۱۹۸۰ء۔۶۔۱۹
پہلا درس الف

مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً　　　علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔
محترم الحاج محمود احمد عارف کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر درس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔
ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ و لالہ "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔
واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت دُر فشاں است　　　خُم و خمخانہ با مہر و نشان است

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت میں فرمایا۔ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْهِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ۔ لوگوں کے لیے جس چیز کا اُن کو ڈر سُنایا گیا تھا۔ وہ کافی طویل عرصہ ہو گیا ہے کہ وہ سُنتے آتے ہیں اور جس کی عمر لمبی ہوتی ہے، وہ کافی عرصے سُنتا رہتا ہے اور جو بہت عرصے سُنتا رہتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ ابھی تو بہت دن اور باقی ہیں یا جس نے تھوڑے عرصے زندگی گزاری ہو دُنیا میں، عمر چھوٹی ہو تو وہ بھی کہتا ہے کہ ابھی تو بہت باقی ہے۔ تو وہ غفلت میں رہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ وَهُمْ اِلَی الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا یَذْهَبُوْنَ۔ وہ آخرت کی طرف تیزی سے چلتے

جا رہے ہیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ جس انسان کو آخرت کی باتیں بچپن سے لے کر سنتے سنتے ایک طویل عرصہ ہو گیا ہو تو اس طویل عرصے میں ذہن نشین بھی ہو سکتی ہے اس طویل عرصے میں آدمی کو ایک طرح کی کسل سستی اور غفلت بھی ہو سکتی ہے تو دونوں صورتیں ہیں، وہ ان الفاظ میں آسکتی ہیں تو حقیقت حال یہ ہے کہ وہ آخرت کی طرف تیزی سے چل رہے ہیں، یعنی ہر لمحہ آخرت کی طرف انسان جا رہا ہے۔ پیدائش کا وقت جب سے وہ دنیا میں آیا ہے وہ دور ہوتا جا رہا ہے اور انسان کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت ہر لمحہ قریب ہوتا جا رہا ہے اور یہ بھی نہیں کہ آہستہ آہستہ بلکہ تیزی سے گزرتا ہی جاتا ہے۔ گھڑی کی سیکنڈ سوئی دیکھتے رہیں تو پھر پتا چلتا ہے کس تیزی سے گزر رہا ہے وقت۔ وَاِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ جس دن سے تم وجود میں آئے ہو، اُس دن سے تم نے روانگی شروع کر دی ہے، تم روانہ ہو چکے ہو۔ ادھر سے پشت ہے تمہاری وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ آخرت کی طرف تمہارا رُخ ہے۔ ادھر تم جا رہے ہو۔ اور جا بھی ایسے رہے ہو جیسے کہ گویا اختیار نہیں ہے اس میں اپنا بلا اختیار جا رہا ہے وَاِنَّ دَارًا اَنْتَ تَسِيْرُ اِلَيْهَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا۔[1] یہ بھی خیال کرو کہ وہ گھر جس سے تم نکل کے جاؤ گے اور وہ گھر جس میں تمہیں جانا ہے۔ ان دونوں میں کونسا قریب ہے، کتنے ہیں یہ گھر جس سے تم نکل رہے ہو یہ دور ہے اور وہ گھر جس میں تم جا رہے ہو وہ نزدیک ہے تمہارے، یہ سب حکمت کی باتیں ہیں اور ان سب میں انسان کو آخرت سنوارنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اس میں کوئی غریب ہو، درمیانہ حال ہو، امیر ہو، حاکم ہو، محکوم ہو، مرد ہو، عورت ہو، جو بھی ہو مکلف ہو سب کو یہ خطاب شامل ہے، یہ نصیحت سب کے لیے مفید ہے اور آخرت کی طرف توجہ رکھنی مسلمان کو بتلائی گئی ہے اور سب سے زیادہ نفع بخش عمل بھی یہی ہے کہ آخرت کا خیال رہے انسان کو، اگر کسی کو اللہ یہ توفیق دے کہ اس کے پیش نظر آخرت ہی زیادہ سے زیادہ رہے تو یہ خدا کا بڑا انعام ہوتا ہے۔ ظاہری اسباب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۵